ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان
رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۸۹
آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان
۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیة والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء
جلد (۶)
نمبر (۱۱)
چہ گویم بانو گر آئی چہا در قادیان بینی
ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیراب آنکہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایلہامے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آں مورد لعن خداست

معجزات انبیا را بالیقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

یک قسم در دہی از اں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ	عہ
معاونین درجہ اول جنکو عار کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو عار پرچہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	سے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملیگا۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

مینیجر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت و سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ہمارے رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین جلسہ بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

کاتب محمد حسین احمدی

نمبر (۱۱) | مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء | جلد (۶)

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ویب صاحب ۔ مسٹر الیگزنڈر ویب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہیں۔ ویب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط وکتابت ہوئی تھی۔ اس کے بعد ویب صاحب مسلمان ہو کر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے۔ اور مرزا صاحب سے ملو گے۔ تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ویب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جا کر ایک اخبار نکالا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخر کار ہار کر بیٹھ گئے۔ حضرت اقدس نے ویب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ سندھ میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۶ء میں جب میری خط و کتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے۔ اس کے بعد آج تک ویب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک خط ویب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے۔ کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا اور اس نے ایک گوری میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی۔ اس میم کو زانیہ پا کر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دے دیا ہے۔ اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور و غل مچایا مگر کارگر نہ ہوا ان اخبار کو بھیجنے جیسا کہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ویب صاحب کا یہ مطلب ہے۔ کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں۔ اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بیرحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے۔

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ ان لوگوں پر اگر ویب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ خود اس کے اندر خوب کشش نہیں جو پوری روحانیت سے حاصل ہوتی ہے سخن کز دل برون آید ۔ نشیند لاجرم بردل ۔ ویب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اسکی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی۔ وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس پر مفتی ویب صاحب کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا۔

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ملک جرمنی کے شہر ہاپسنگ سے ایک لیڈی مسمات مسز **کیرولامین** کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہنچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ چکی ہوئی ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں "میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تاکہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھ کو ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے۔ بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک ہند۔ ایڈیٹر) میں آپ سے معافی چاہتی ہوں۔ کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط۔ بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کیواسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے۔ اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرما دیں۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرما دیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں۔ آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں۔

مسز کیرولامین۔

خبردار

برادرم مفتی صاحب ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ عرض ہے کہ میں بتاریخ ۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہنچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کرٹ قاضی سے ملاقات ہوئی۔ تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص نابینا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے۔ واجباً عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا جھوٹا آدمی ہے اور بہت سی باتیں بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے۔ از راہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں۔ وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہیں بتاتا۔ کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ۔ حلیہ اس کا یہ ہے۔

درمیانہ قد ۔ چوڑا منہ ۔ لمبی اور بھاری داڑھی آنکھیں گھٹ ۔ عمر قریباً چالیس سال۔

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر مسیح

مورخہ ٢٨ ۔ محرم الحرام ١٣٢٥ھ مطابق ١٤ مارچ ١٩٠٧ء

خدا کی تازہ وحی

٢٨ ۔ فروری ١٩٠٧ء ۔ "خوش آمدی نیک آمدی"

٩ ۔ مارچ ١٩٠٧ء "ہزاروں آدمی تیرے پیروں کے نیچے ہیں"۔

٧ ۔ مارچ ١٩٠٧ء ۔ ١ ۔ "ربنا افتح بیننا وبینھم"

٢ ۔ "اعجبتم ان تموتوا"۔

٣ ۔ "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔

٤ ۔ "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

٥ ۔ "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ)

یعنی طاعون خاص لوگوں میں بھی پڑے گی اور عام لوگوں میں بھی۔

ترجمہ ۔ یہ ہے کہ اے خدا ہم میں اور ہمارے دشمنوں میں فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں ۔ معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے ۔ کہ ٧ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ٧ ۔ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا ۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ٧ ۔ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن گذر نہ جاویں یا یہ کہ ٧ ۔ مارچ ١٩٠٧ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور میں آجائیگا ۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاویں ۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتویں مارچ پچیس دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں پچیس دن مارچ کے اکتیس ٣١ دن پورے ہو جاتے ہیں

ف یہ الہام گذشتہ اشاعت میں لکھنا سہواً رہ گیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا ۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے ۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہیں کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ میں ثابت ہو جائے گا ۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں کے متعلق یا دشمنوں کے متعلق ۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہیں کر سکتے۔

بعد اس کے ١٢ ۔ مارچ ١٩٠٧ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

١ ۔ "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی"۔

٢ ۔ "انت منی وانا منک"۔

٣ ۔ "ظھورک ظھوری"

٤ ۔ "انت الذی طار الیّ روحہ"

٥ ۔ "انی انا اللہ ذوالجود والعطاء"

٦ ۔ "انزل الرحمۃ علیٰ من اشاء"۔

ترجمہ ۔ اے عیسیٰ میں تجھے تیری طبعی موت سے وفات دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا ۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے ۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا میں خدا ہوں صاحب جود اور بخشش ۔ جس پر چاہتا ہوں رحمت نازل کرتا ہوں

١٣ ۔ مارچ ١٩٠٧ء ۔ "لاہور میں ایک بے شرم ہے"۔

٢ ۔ "ویل لک ولافکک"

٣ ۔ "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"۔

٤ ۔ "انی نعیت" ۔ ترجمہ ۔ میں نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

٥ ۔ "انی انا اللہ لا الہ الا انا" ترجمہ ۔ میں ہی خدا ہوں میرے سوا اور کوئی خدا نہیں۔

٦ ۔ "ان اللہ مع الصادقین" ۔ ترجمہ ۔ خدا سچوں کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہوگئی کہ آج ہی سول میں خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارہ میں خبر دی تھی مر گیا ۔ یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا

٧ ۔ "ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑ دیئے جائیں گے"

٨ ۔ "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا"

خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا ۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

٩ ۔ "اعجبنی موتکم" ۔ تمہاری موت نے مجھے تعجب میں ڈالا (١٠) "یوروپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (١١) "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار کے آدمی مریں گے" (١٢) "واستوت علی الجودی"

یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے ۔ وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی۔ یعنی پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرینگے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیب

۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ الہام الٰہی "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اصل نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں ۔ ؎

قطب شیر و صید کردن کار او

باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان ہے ہر دو تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو با واسطہ ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں ۔ منزل مقصود پر پہنچکر سب برابر ہو جاتے ہیں ۔ باعتبار بہشت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جائیں گے ۔

دن خوفناک ہیں ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ڈاکٹر رحیم نور محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹے کے تشریف فرما رہے ۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی ۔ ڈاکٹر ایک دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا ۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے ۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے ۔ چاہیئے کہ آپس میں جلد صفائی کر لیں ۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آ جائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مر جائے گا ۔ جب تک کہ سینہ صاف

کس کی دعا غیر مقبول نہ ہو ۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینہ میں بغض ہے ۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیئے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی

دنیا کی بے ثباتی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو ۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخص آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی ناگوار رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں ۔ ان میں سے ایک تقاضائے کا رفوت ہو گیا ۔ اس بات سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور روتا رہا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کرا کر اس پر لکھوایا ۔ ؎

مکن شادمانی بمرگ کسے

کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان ادا کرتا ہی ہے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کا ادا کرنا نہایت مشکل ہے ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہے ہم بھی بغض رکھتے کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں ۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک

حضرت علی سے سبق لو واقعہ سے سبق حاصل کرو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل جاتا تھا ۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں ۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا ۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تمکو پکڑتا تھا ۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا ۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں ۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو ۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا ۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا ۔

غرض انسانوں کو چاہیئے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں ۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیئے ۔

کمزور لوگ ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی قسم قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افترا پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیا داری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسی شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

حقیقۃ الوحی فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسری قسم کا نہ ماننا ہی عیسوی عقیدے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسری کا قسم دی ہے

علی گڈھ کالج میں فساد و عزیز احمد کا اخراج از بیعت

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء قبل از نماز ظہر علی گڈھ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب [illegible] نے ان کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادوں کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں عرض کیا کہ اس جماعت (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک میں شامل نہیں ہوا۔ میاں محمد [illegible] صاحب افغان و غیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا۔ اور چونکہ بعض اخباروں میں اس تسم کے مضامین نکلے تھے کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڈھ کالج میں ہے۔ اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھ سب کو معلوم ہونے کے سبب وہاں کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ میں الیسا حصہ لیتا ہے۔ اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ عزیز احمد نے اپنے استادوں اور افسروں کی مخالفت میں مفسد طلباء کے ساتھ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت میں شریک ہے (گویا) جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ ہم ان لڑکوں پر خوش ہیں جنہوں نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا۔ بہت سے لوگ بیعت میں آکر داخل ہو جاتے ہیں مگر جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہیں کرتے۔ تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہیں یہی حال عزیز احمد کا تھا اس میں خصوصیت یہی اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس ہم سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے۔ سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتوں کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔ عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہیں سمجھتے۔ تو پھر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا۔ عزیز احمد کو چاہئیے تھا کہ اس معاملہ میں اول ہم سے مشورہ کرتا۔ یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور میں قائم ہو چکی تھی کہ جب طلباء نے لاہور میں اپنے پروفیسروں کی مخالفت میں سٹرائک کیا تھا۔ تو جو لڑکے اس جماعت میں داخل تھے ان کو میں نے حکم دیا تھا کہ وہ اس مخالفت میں شامل نہ ہوں اور اپنے استادوں سے معافی مانگ کر فوراً کالج میں داخل ہو جاویں چنانچہ انہوں نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج میں داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے۔ عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہو گی کیونکہ بدر میں چھپ چکا تھا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تھا کہ اول مجھ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیوں کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈھ میں جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تھا کہ ہمارا اس میں کوئی حکم نہ تھا۔ ایسا ہی مخالفت استادان میں شمولیت ہمارے کسی حکم کی وجہ سے نہیں اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادوں سے معافی نہ مانگے۔ ان دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈھ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تھا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہاں کے لڑکوں کی صحبت سے بچتے رہیں اور کسی بدی میں شامل نہ ہوں تو ہرج نہیں کہ وہاں جائیں۔ انسان ضرورتاً پاخانہ میں بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے۔

عزیز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتوں کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر میں شائع کر دیں۔

کسی اہم کام کو شروع کرنا

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء ایک صاحب اپنا ایک خواب بیان کر رہے تھے کہ ایک بہت بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ ہے جس کے واسطے سامان درست دنیا میں [illegible] نہ تھا کہ خواب کی بنا پر فوراً اس کام کو شروع کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابیں مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہیں جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا کرے تب تک صبر کے ساتھ انتظار کرنا چاہئیے۔ دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہئیے کہ تمام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہاں خدا تعالیٰ نے کھڑا کیا ہے وہاں کھڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہاں سے نکلنے کے سامان نہ بنائے۔

معذرت۔ افسوس ہے کہ اس ہفتہ میں درس قرآن شریف طیار نہیں ہو سکا۔ امید ہے کہ اگلے ہفتہ میں درج کیا جاوے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

المفتی

---

۲۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسویں کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ للہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

فرمایا ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لیجاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہئیے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے۔

۲۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤں میں ہوں۔ تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کریں یا نہ۔

مولوی محمد احسن صاحب کو خطاب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں پڑھ لیا کریں۔ فقہاء نے تین آدمی لکھے ہیں اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے۔

۲۴۵ **روزہ و روز وصال۔** ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت میں پیش ہوا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟ فرمایا ضروری نہیں ہے۔

۲۴۶ **روزہ محرم۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہیں؟

فرمایا۔ ضروری نہیں ہے۔

۲۴۷ **جیٹھ۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ بڑے پیر کی جو [illegible] سیرانی ملک بطور جیٹھ جو لوگ دیتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا کہ جائز نہیں ہے۔

۲۴۸ **جھنڈا یا بودی۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو بچوں کے سر پر جھنڈا یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا۔ ناجائز ہے ایسا نہیں چاہئیے۔

۲۴۹ **تابوت۔** اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہیں اور محفل کرتے ہیں۔ اس میں شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے۔

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت مین حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو مین انہون نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کرتے ہوئے عرض کیا کہ جناب بھی کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاوین۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہین کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کرین۔ ہان جس دینی کاروبار مین ہم مصروف ہین اگر اس کی ضرورتون مین ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑ جائے۔ تو پھر ہم طیار ہین کہ اس ملک کو جاوین۔

آریون کا فیصلہ

۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریون مین سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہین حضرت صاحب رسالہ نہ لکھین مگر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہین رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب مین قسم کھالین تمام ہندوستان کے آریون کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کرین۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کرین ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملاوامل اور شرمپت کے پاس آوین اور ان کو حلف دیکر پوچھین کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہین یا کہ نہین ہین ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریون کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تمام مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریون کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہین جس سے وہ کبھی انکار نہین کر سکتے پھر ان کا مسئلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلون کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہین وغیرہ ایسی باتین ظاہر ہوئی ہین کہ کوئی آریہ جواب نہین دے سکتا۔ سکھون کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہین اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا۔ عیسائیون کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانون پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرت نے اس کو مردون مین دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳ ۔ مارچ ۱۹۰۶ء ۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی ۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہین آسکتا۔ دنیا داری کے خیال سے تو یہان آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہین ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے کہ وہ دنیا کے کاروبار مین پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا مین ہوتے ہین چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء مین ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے مین مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین ... روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیون کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تلھیھم تجارۃ و لا بیع ۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہین کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار مین بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھلے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہین۔ وہ فقیر جو دنیوی کامون سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام مین رہبانیت نہین۔ ہم کبھی نہین کہتے کہ عورتون کو اور بال بچون کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہین۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا مین موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہین۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہین اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہین ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور مین الست بربکم کے جواب مین قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل مین چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتون سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزارون کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہین سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتین بخشی ہین اس کے اندر طاقتون کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہین اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی مین رہے تو اس کی آنکھون کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہون نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دین انہون نے بہت احتیاط کے سبب ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۔ ہو دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہون اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جاوے وہ ترقی نہین کر سکتے بعض لوگ اس بات کے قائل ہین کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی،

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہین حضرت مولوی نورالدین صاحب صحت و عافیت مین ہین گذشتہ ہفتہ مین مولوی صاحب ممدوح کی ایک روزہ علالت کی [illegible] لکھا جانے پر آپ کے پاس بہت سے خطوط ہمدردی و بیمار پرسی کے آئے۔ واسطے آپ نے تجویز فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب مین احباب کا شکریہ لکھا دے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے۔ ایک صاحب کے علیحدہ علیحدہ خطوط لکھنے مین بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ٹکٹون اور خطوط کے لکھنے مین ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی مین صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر ہین۔ جمعہ گذشتہ مین آپ کا خطبہ مسجد مبارک مین ہوا۔

دعا مدد ۔ (۱) اسماعیل صاحب معنف [illegible] [illegible] تکلیف مین ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ (۲) برکت علی صاحب طالب علم میڈیکل اسکول آگرہ امتحان [illegible]

ھم کیواسطے درخواست دعا کرتے ہین۔ (۳) گلاب خان ... راولپنڈی بعض ابتلا ... مین گرفتار ہین اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔ **نماز جنازہ** ۔ کریام سے ایک [illegible]

اطلاع ۔ محبت الٰہی پر ایک طویل مضمون لکھا جانے کے باعث رسالہ تشحیذ الاذہان بجائے [illegible] نمبر ۲ و ۳ ۲۵ مارچ ۱۹۰۶ء کو انشاء اللہ شائع ہوگا۔

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہو ناصر خدا تیرا مرے ےسے قادیان والے
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہو ادا کیونکر
کھڑا ہم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل میں
مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہیں سکتا
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
مریز بھونکوں سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
کوئی ثانی ترا ہرگز نہیں ہے آج دنیا میں
فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کلام حق ۔ کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ میں کعبہ کے
قیا ثابت قدم اُن کو جو دین میں ڈگمگاتے تھے
د دل کے اندھے اور مبروص جیرالزون سے بدنہی
محمد کی غلامی میں تری نہ آج آتی ئی
نہ منہ سے گو کریں اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی
نہ ہائیں منہ سے پر لوہا ترا دل اپنے بیٹھے ہیں
کوئی آکر مقابل پر مباہل بھی نہیں ہوتا
مقابل پر نہ آئیں مولوی پنڈت نہ عیسائی
عجب کیسے مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
فیے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
ہمشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزوں
ہوے مخدوم سب مقصد تری تو ہو دیں گے پوری
لو دامن پکڑ بیٹھا ترا رکھ آس مولا کی
عاہمے سحر میں یاد آ جاؤں کبھی گر میں

ہمیں بخشی امان تو نے ہے دارالامان والے
بچایا دجل سے اُن کے جو ہیں دجل گراں والے
چھپائے منہ پھریں ڈرتے ہوئے سب شوخیاں والی
دکھائے کام تو پیری میں مرد نوجوان والے
کریں تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے
ہیں واقف اس سے سب پنجابی ہندوستان والے
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے
ہیں وہ لطف و کرم کیسے تجھے رب ستھان والے
کیئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے
بتائے کھول کر جیب راز اس گنج نہاں والے
نکالے تو نے وہ موتی در و گوہر عُماں والے
پڑے مُردے جو قبروں میں ہوئے روح رواں والے
ہوئے باریک ہیں وصاف دو دانائے جہاں والے
سر تسلیم خم ہیں سب جو آقائے زبان والے
مگر سب مانتے ہیں دل میں یہ رطب اللسان والے
جبھی آتے مقابل پر نہیں یہ تر زبان والے
دلوں کو خوف کھائے جاتے ہیں تجھ پہلوان والے
بُرا ابلیس گھروں میں بس یہ گستا خیان والے
کہ تیری آستان پر گرتے ہیں سب عزّ و شان والے
حسد سے کیوں جلیں ناحق یہ علمائے زمان والے
جلیں تو جلنے دو اُن کو جو ہیں سب بدگمان والے
مجھے غم ۔ کام جو مجھ سے نہ ہو دیں خادمان والے
اگرچہ کام تو اپنے سبھی ہیں ناکسان والے
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چھٹی کا
تنو گراں میں رہے جو ہے ضلع میں گوجرانوالے

چو در روئے خود دلبری دیدہ
ز نور ازل رو چرا تافتی
نہ بردہ ہم خود تکیہ کردن رواست
چو رستی نہ از بند دیو لعین
چو در سینہ ات نیست قلب سلیم
ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب
چو بر چشم فطرت نشیند غبار
رہیدہ چو از بند ظلمت نہ
نہ فارغ شدی از غرور و ریا
رسیدی نہ بر سطح چرخ بریں
نہ بردی برون رخت خود از جہان
نہ چون فانیاں ہم فنا گشتہ
نشانے ازین در تو پیدا نشد
ز تائید اسلام و قرآن پاک
بردل نامدی بہر حق چون یلاں
ز تو حجت دین نہ گشتہ تمام
نہ تصدیق تو شد بچرخ بریں
کسوف و خسوف از پئے دیگرے
نہ کردی بیان تحفے این چنین
درختے کہ دیدیم بے برگ و بار
چہ چیز است الہام و دعوائے تو
در الہام حق شوکت ایزدی ست
رسد ملہم حق بر اوج کمال
تسلط نہ شیطان را بد برو
ہمہ کار دبارش بود از یقین
ترا کے سزد این چنین ادّعا
بر الہام خود مطمئن نیستی
شرائط پئے وحی حق دیدہ
نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار
بہر دعوئے شرط شد امتحان
چو فرمود آں سرور انبیا
خدیجہ چساں شرط وحی خدا
بخواں تقری الضیف اندر خبر
غرض چون شرائط نشد ہمسفرین
ز بعد شرائط لوازم شناس
لوازم بود نصرت ایزدی
ہمہ فتح و نصرت بہ جنگ عدا

کہ از جہل خود راپسندیدہ
چہ سودی دریں سرکشی یافتی
خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
نہ الہام تو ہست راہ یقین
چہ تابد در آں وحی رب کریم
چساں خوب بیند رخ آفتاب
نہ راز حقیقت شود آشکار
برون از در جہل و غفلت نہ
نشد در برت جامۂ اصطفا
چشیدی نہ آبے ز حق الیقین
بعزت رسیدی نہ بر آسمان
نہ وارث بملک بقا گشتہ
ز چقماق آتش ہویدا نشد
نہ کردی دل دشمنان دردناک
شکستی نہ گاہے سر منکراں
نشد دشمنے کشتہ چوں لیکھرام
ندیدم نشانے بروئے زمین
علامات صدق از پئے رہبرے
نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین
بجز کار احراق ناید بکار
کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو
کہ آں شربت چشمۂ سرمدیست
کہ باشد فرستادۂ ذوالجلال
کہ ذات خدا میست ہمراز او
زند جلوہ بر مسند زیب زین
رسیدی نہ بر مسند اجتبا
نہ خود را شناسی مگر کیستی
ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ
و لیکن چو گفتی دلیلش بیار
بلا شرط دعوی بود رائیگاں
منم از خدا در جہاں پیشوا
بیان کرد پیش شہ انبیا
ببین تحمل الکل ہم مشتہر
چہ الہام تو ہست اے خردبین
ز تزویر شیطان مشو بے ہراس
چو باراں مگر رحمت ایزدی
ندائے شہادت ز ارض و سما

پیغام بنام ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام میں یہ التماس کیا گیا ہے۔ کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے
نہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہیں دہوکہ ہے۔

الا اے کہ نازی بر الہام خویش ⁂ مشوغرہ برایں چنیں دین وکیش

زہر سو بود کار فتح و ظفر ۔ عیاں میشود لطف آن داد گر ⁂ در از گزندے نباشد ہراس ۔ نہ در کار و بارش بود بوئے یاس ⁂ چنین ملہم از بہر تائید دین ۔ نزولے کند آسمان بر زمین ⁂ بود مظہر ذات پروردگار ۔ پئے دین حق حجت استوار ⁂
بالہام ناقص بجنگ یلان ۔ بزن آمن شیوۂ جاہلان ⁂ بہ فولاد بازو چو پنجہ کنی ۔ مگر ساعد نازنین بشکنی ⁂ بریں خواب و الہام نازان مشو ۔ نصیحت بگوش اجابت شنو ⁂ چراغے اگر منعکف شد بنور ۔ چہ لافی ز نذیش رخشندہ ہور ⁂
اگر عکس روشن بہ بینی بخواب ۔ نہ زیبد کہ گوئی منم آفتاب ⁂ چہ باشد سر و گوش عبد الکلیم ۔ چو محروم باشد ز قلب سلیم ⁂ چہ حاصل ازین چند سفینہ حیات ۔ چو گم شد ز تو رہ دو راہ نجات ⁂ نجاتیکہ با سو چنیں داشتی ۔ ہمہ تخم خار و خسک کاشتی ⁂ مپندار سعدی کہ راہ صفا ۔ تمام شد
(الملتمس محمد عبد الصمد متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب)

ہر چار سو سے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدیٔ آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے انہیں آسمان کا

ہمسے تو ہے خلیفہ موسیٰ او جاہلو!
تم سے تباؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم اُمّتِ محمد خیر الرسل سے ہو
ہے لطف و فضل تمپہ اُسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہے
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہے کسی بدگمان کا

مان جو نہ مانے احمد مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آ گیا تو آنکھیں چُراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آ چکا
لو کے بوسہ سنگ درِ آستان کا

اسلام کو اسی نے کیا آکے پھر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ان کفر ہے بتانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہو فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہو اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لو
[illegible] مژدہ [illegible] کا

[illegible] اسکے [illegible] مگر
[illegible] دیکھ اس جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے غم سہتے ہو
[illegible] درد و غم ہے فقط درمیان کا

کچھ پاس ناامیدی کو دل میں جگہ نہ دو
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے پوری ہوتی ہی آجائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہے شور بپا الامان کا

کافر بھی کہہ اٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعویٰ کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا عجیب ہے دل پر جو قوم کے

(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تمنے سنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے میٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اسے جو ہادیٔ دین ہے
یہ خوب نمونہ ہے یہاں کے علما کا

بیٹھے ہے فلک پر جو اسے اب تو بلاؤ
چُپ بیٹھے ہو کیوں تم ہو ہی وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اشک فشان تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اس کا و رسا کا

وہ شاہ جہان جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیان میں بیٹھا ہے محبوب خدا کا

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بناتی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دعا کا

وہ قوت اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تاکا

محمود نہ کیوں اُس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے [illegible] فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر دام الطافکم
السلام علیکم ورحمۃ اللہ [illegible] رسالہ اسلام
ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۴ھ کے صفحہ ۲۱ پر ایک استفسار بعنوان
در مرزا صاحب قادیانی سے استفسار تحریر ہے۔ چونکہ اخیر
پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار
کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ امور میں آپکے اخبار کے
ذریعہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور
کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرمائیں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب
نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں تاکہ ان کی قابلیت کا اندازہ
کیا جاوے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا
جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے
اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب
مرزا صاحب مدظلہ تعالےٰ کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے
استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔
ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت
دئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز
تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان
غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل
دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق
بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ
تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق
دل قبول فرمالینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کریں گے تو
یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے
کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "آپ
کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی
کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا
ہوں کہ کون کونسی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب
کی انہوں نے بغور پڑھی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں
ہوئی۔

ان سب امور کا جواب ملنے پر میں انشاء اللہ اس استفسار کا
مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع کیا
گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں
تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ ان کو پانچویں
سواروں میں شمار کریں۔ عاجز آثم حامد احمدی میرٹھ

+ نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار [illegible]

تائے یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش مین بہت سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہو کر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بھائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور سمجھدار تھے۔ بغرض معالجہ آئے اور انہون نے بسبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باوجود علم و دانش ایسے طرق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا تھا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پارون مین سے صرف ۳ پارہ رکھے اور باقی نکال ڈالے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہان سے سنا تو انہون نے کہا کہ ہمارے ... ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی ان کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی انہون نے اس شخص کو جو خواندہ تھا۔ حمائل شریف دیکر کہا کہ بھائی تم خود دیکھ لو کہ اس مین ۳۰ پارہ ہین یا ۳ پارہ۔ ہم تو اسی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہین اور اسی کو نمازون مین پڑھتے ہین یہ سب ان ناخدا ترس لوگون کی بیہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ الٰہی نشانات سے ... یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت لعن طعن کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہاں کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علما کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علما یہودی صفات ہو جائین گے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ ان سے سرزد ہوئے ہین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام مسیح موعود ہو کر خدا کے پاک نشانون کی علامات کے ساتھ تشریف لے آئے ہین ایسے یہودی صفات علما بھی ان کے بالمقابل موجود ہین اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دکھ دیا بعینہ اسی طور سے یہ یہودی صفات علما بھی مسیح محمدی یعنی حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا و رنجدہی ہوئے اور ہین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑھکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی اصل یہودیون سے بھی دو قدم آگے بڑھے ہوتے ... جہان تک ... اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹھا ہے ... انہون نے اپنی مفسدہ پردازی اور نقشہ سازی اور افترا پردازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالے نے ہمارے حضرت اقدس مرزا صاحب کا وجود ایسا ... وجود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ نا عاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھ سکتے تھے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرین گے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے درست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پرواہی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جائیگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ جب تک وہ اپنے بچون کی دینی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ امور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جا کر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پرواہی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔ اے۔ ایم۔ اے کی ڈگریان لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو۔ نیز مین اپنی محترمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کار آمد ہے احمدی جماعت کو جلدی

الخطبة

مین اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں دارالامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دارالامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر۔ انبالہ ڈیرہ دون میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دونگا تقوی و دیگر امور مستفسرہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگون کی رائے سے ہوگا اس معاملہ مین جملہ خط وکتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔

المشتہر۔ حبیب اللہ احمدی۔ مدرس چھپنی گاڑہ ڈاکخانہ و ضلع سہارن پور۔

رسید زر

۲۱- فروری ۱۹۰۷ء۔ ۲۵۵ بابو شاہدین صاحب للعہ
۲۱ " " ۱۵۱۹۔ محمد اکرام خانصاحب سے
۲۲ " " ۹۹۴ محمد دین صاحب سے
۲۲ " " ۹ بابو اصغر علی صاحب سے
۲۳ " " ۱۵۰۸ محمد صادق صاحب عار
۲۳ " " ۱۵۲۲ ماسٹر عبدالعزیز صاحب عہ
۲۳ " " ۱۳۱۲ میاں شادی صاحب عہ
۲۵ " " ۱۱۴۹ مسٹر حسن موخانصاحب عہ
۲۵ " " ۱۴۹ محمد جعفر خانصاحب سے
۲۵ " " ۱۴۷۶ یار محمد صاحب سے
۲۵ " " ۶۸ عبدالرحمن صاحب سے
۲۷ " " ۱۲۵۰ میاں محمد دین صاحب سے
۲۷ " " ۸۶۶ محمد حسین صاحب سے
۲۸ " " ۱۵۱۳۔ چراغدین صاحب سے
۲۸ " " ۱۵۱۷ منشی محبوب عالم صاحب سے
۲۸ " " ۵۰۹ خواجہ غفار جو صاحب سے
۲ مارچ ۱۹۰۷ء ۱۵۲۷ سید نذیر حسین صاحب عار
۲ " " ۱۵۲۹۔ فتح محمد صاحب عار
۲ " " ۶۶۳ میاں حسین بخش صاحب سے
۴ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ۱۴۱۴۔ عبدالرحمن صاحب صر
۴ " " ۱۲۴۱ حکیم محمد عمر خان صاحب سے
۴ " " ۱۲۲۱ حکیم غلام محمد صاحب عہ
۴ " " ۱۴۲۲ چودہری علی احمد صاحب سے
۴ " " ۱۵۲۱ محمد متجاب الدین صاحب سے
۴ " " ۸۰ غلام رسول صاحب عا
۵ " " ۶۳۹ راجہ یار محمد خانصاحب سے
۵ " " ۱۲۴۰ منشی غلام رسول صاحب سے
۵ " " ۱۵۲۳ چراغدین صاحب عہ

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

خلاصتہ الطبیعت دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا

محمد دین صاحب برادر علی بخش صاحب سب اورسیر نہر گنگ ضلع کان پور
محمد حسن صاحب پٹواری خان پور ضلع لودیانہ
نجم الدین صاحب ولد شیخ بدر الدین صاحب۔ ہوشیار پور
والدہ صاحب میر احمد و میر اکبر صاحبان مسمی
محمد شریف اللہ صاحب مردان
کرم داد صاحب زرگر۔ حبیدہ کے۔ سیالکوٹ
اہلیہ نعمت اللہ خان صاحب مضطر نجیب آباد
غلام حسین صاحب ولد مہر رمضان صاحب کھجوری۔ ضلع بنون
منشی کریم اللہ صاحب پوسٹ ماسٹر کھجوری ضلع بنون
قادر دین صاحب۔ نسکارا چھپان ضلع گورداسپور
فتح الدین صاحب " " "
مائی عمر بی بی " " "
بدر بخش صاحب۔ راہون ضلع جالندہر
برکت اللہ صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
میرزمان صاحب " " " "
اعظم صاحب " " " "
کرمداد صاحب " " " "
نور عالم صاحب " " " "
مرزا انور صاحب " " " "
میاں عبد اللہ صاحب " " " "
صاحب جی صاحب " " " "
میاں الٰہی نور صاحب موضع کھچی ڈاکخانہ شیر ضلع ہزارہ
عمرالدین صاحب " " " "
خانم نور " " " "
حیات اللہ صاحب " " " "
میاں عبداللہ صاحب " " " "
فضل نور صاحب " " " "
عبداللہ صاحب ولد حبیب اللہ صاحب " "
عالم خان صاحب " " " "
ہدایت اللہ صاحب " " "
منشی رحیم بخش صاحب اکبر پور ضلع بجنور
عبداللہ صاحب وائیں موضع کمبوبجھر کوڈگام علاقہ کشمیر
چوہڑ شاہ صاحب ولد نبی شاہ صاحب سلوہ ضلع جالندہر
محمد حسین صاحب ولد خدا بخش صاحب گورنمنٹ پریس۔ شملہ
جلال الدین صاحب موضع بھگلا تحصیل و ضلع سہارن پور
میاں سلیمان صاحب۔ کریم پور۔ جالندہر
رحمت اللہ صاحب " "
غلام حسن صاحب۔ گوہد پور سیالکوٹ
اہلیہ علی احمد صاحب۔ راول پنڈی
سید نسیم احمد صاحب عرف منظور عالم محلہ چک مسکن۔ سورج گڈھ۔
اہل بیت فقیر محمد صاحب۔ کمبوہ باجوہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب پٹواری نہر۔ شجاع آباد
سید نادر حسین صاحب طالب علم ہائی سکول سکاچ مشن
میاں لکھا کریم پور۔ نواں شہر جالندہر
میاں غلام محمد صاحب گلہ مہاران سیالکوٹ
میاں محمد شریف صاحب مردان
نبی بخش صاحب۔ کریام نواں شہر جالندہر
عمرالدین صاحب احمد آباد چک ۵۵۹ گوگیرہ بھرانج
جان محمد صاحب " " "
فضلدین صاحب " " "
نظام الدین صاحب " " "
اللہ دین صاحب " " "
چودہری حسن محمد صاحب۔ گگر یالی ضلع سیالکوٹ
محمد شریف صاحب نائب مدرس مہارا جکے "
نظیر حسین صاحب " " "
محمد شفیع صاحب " " "
میاں عبدالغفور صاحب " " "
بدرالدین صاحب طالب علم گورکھا پلٹن۔ بکلوہ
مولا بخش صاحب۔ بنگہ۔ ضلع جالندہر
عمری۔ جگراؤن۔ لودیانہ
علی محمد صاحب کھرل چک ۳۴
حیات محمد صاحب نمبردار۔ اکبر پور سیالکوٹ
میاں عبدالقادر صاحب شملہ
احمد الدین صاحب۔ گھٹیالیکے۔ سیالکوٹ
مرزا عبدالرحمن صاحب طالب علم جماعت ہشتم گورنمنٹ سکول لودیانہ
فضل دین صاحب گولیکے۔ گوجرات
سید حسین شاہ صاحب۔ محکمہ نہر مردان ضلع پشاور
ہاشم شاہ صاحب۔ دہیر کے کلاں ضلع گوجرات
سردار محمد صاحب " " "
پیر بخش صاحب " " "
امام بخش صاحب " " "
سوہج دین صاحب " " "
عبد اللہ صاحب " " "

درخواست نماز جنازہ

لہ ڈاکٹر غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کی اہلیہ فوت ہوگئی ہین۔ لہذا احباب سے التجاء ہے کہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرین۔ کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل وکرم سے مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

عسہ میاں امام الدین صاحب ساکن دہیر کے فوت ہوگئے ہین لہذا احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کے لئے نماز جنازہ غائبانہ پڑہا جائے۔

وارث شاہ دہیر کے کلاں۔ گوجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہہ موقعہ پھر شائد ہی ملے)

قیمت	مضمون کتاب	نام کتاب و مصنف
۷ر	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتہم کا مباحثہ اس مین ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا لبطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے	جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
۲ر	حضرت صاحب نے وصیت مین اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدون کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتین کی ہین ہر احمدی بہائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکہے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	الوصیتہ " " "
۰ر	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	سناتن دہرم " " "
۳ر	تین پارے ہین فی پارہ	پارۂ قرآن
۰۲ر	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراضون کا جواب	الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
۱۰ر	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالون کے جواب	سواء السبیل " "
۰ر	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزان کرنے کے لئے۔ یہ الہامی دعا ہے۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت۔	قطعہ رب کل شئی خادمک
۰ر ۰ر	یہ دونو کتابین قابل دید ہین اور نئی ہین۔ اور مخالفین پر حجت۔ ضرور منگائیے	بابا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت
۰ر	پنجابی نظم	نظم مستورات
۰ر	"	کامن احمدی
۱۰ر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔	سراج الحق۔ حصہ اول مصنفہ پیر سراج الحق
۱ر	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ مین صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہین اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گران نہین۔	سر الشہادتین مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
۱ر	حضرت مسیح موعود کی تائید مین نہایت عمدہ ہے	القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر
۰ر	الہ داد والے	کامن احمدی

آنکھون کے بیمارون کو مژدہ

میان ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہون ضلع جالندہر جنہون نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ مین آنکھون کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہین انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہین ہماری جماعت کے مخلص ہین مین امید کرتا ہون کہ لوگون کو اون سے فایدہ پہونچے۔ نور الدین۔

الخطبۃ
ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ مدت میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم ہین کے حالات سے مجہے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہین شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہان ہین چونکہ مجہے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے مین اون کی بخوشی سفارش کرتا ہون اور امید کرتا ہون جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط وکتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر

مدت میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۲۵ سالہ جوان صالح۔ خوش رو خوش خو عالم احمدی ہین۔ آپ نے میری ساتہہ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہین آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی زمیندارہ ہے قوم ومیں ہے اور قریشیون سے رشتہ داریان ہوتی رہی ہین آپ نکاح کے خواہش مند ہین جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماوین وہ مجھ سے خط وکتابت کرین۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہین۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہین شادی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ کو نیز پیش نہی کریگا۔ انشاء اللہ تعالے۔ نیاز مند اکمل آف گولیکے۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین مع حسب ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگواکر دیکھین۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت مبلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہی لیکن اخبار کے خریدار و نسخہ ایک روپیہ کی رعایت رہیگی اور درثمین مجلد...

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین ...